سلسلہ رسائلِ درسِ سیرت، رسالہ نمبر:23

رسول اللہ ﷺ کا مبارک علم

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی
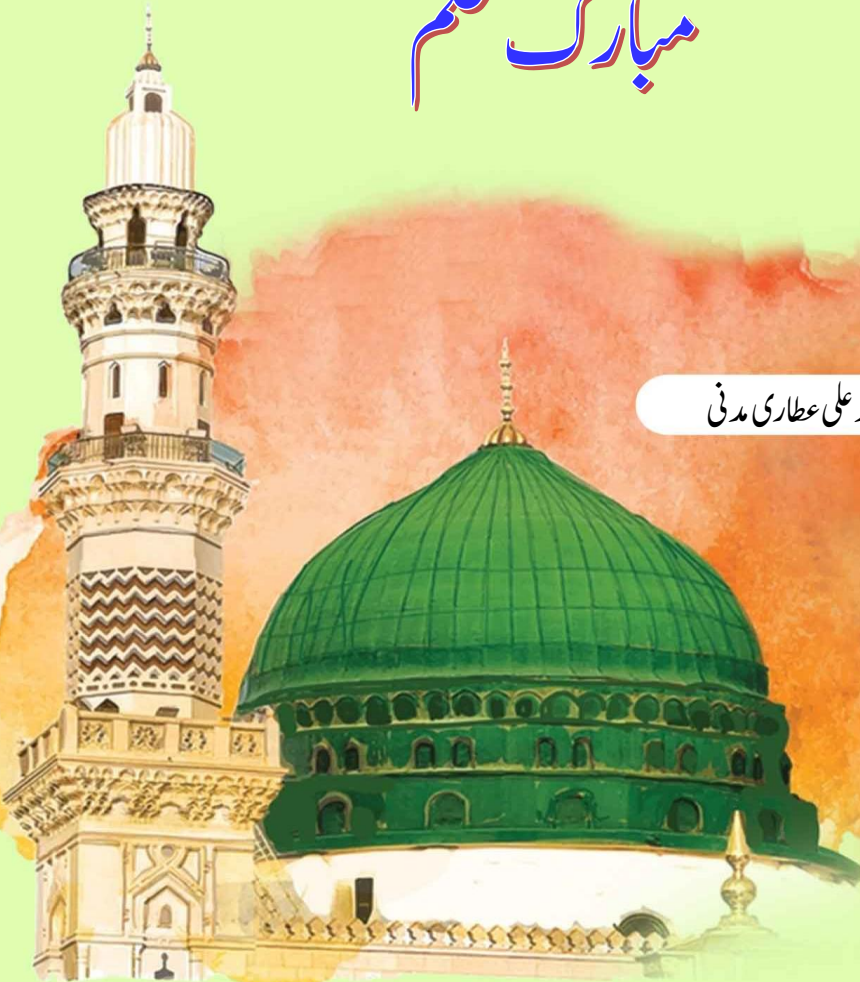
ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا تیئیسواں عنوان

مرتب
مولانا ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یادرہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُستَطرَف، ج۱، ص۴۰، دارالفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مبارک علم

مرتب : علامہ ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

صفحات : 30

اشاعت اوّل: اکتوبر 2023 (ویب ایڈیشن)

پیشکش : ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک علم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

نوٹ: یہ درس ماہنامہ فیضان مدینہ سے تیار کیا گیا۔

غیب کی تعریف

غیب کے (لفظی) معنیٰ ہیں: غائب یعنی چُھپی ہوئی چیز۔ غیب وہ ہے جو ہم سے پوشیدہ ہو اور ہم اپنے حَوّاسِ خَمسہ یعنی دیکھنے، سُننے، سونگھنے، چکھنے اور چُھونے سے نہ جان سکیں اور غور و فکر سے عَقل اُسے معلوم نہ کرسکے۔ (ملخص از تفسیرِ بیضاوی، 1/114 وغیرہ) جیسے جنّت اور دوزخ وغیرہ ہمارے لئے اِس وقت غَیب ہیں کیونکہ اِنہیں ہم حوّاس (یعنی آنکھ، ناک، کان وغیرہ) سے معلوم نہیں کرسکتے۔

عقیدہ

اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو روزِ اوّل سے روزِ آخِر تک کا علم عطا فرمایا ہے۔ لوحِ محفوظ میں درج تمام عُلوم نیز اپنی ذات و صفات کی معرفت سے متعلّق بہت اور بے شُمار عُلوم عطا فرمائے۔ عُلومِ خمسہ پر مطلع فرمایا جس میں خاص وقتِ قِیامت کا علم بھی شامل ہے۔

ساری مخلوقات کے احوال اور تمام مَاکَانَ (جو ہو چکا) اور مَایَکُوْنُ (جو ہو گا) کا علم عطا فرمایا۔ لیکن اس کے باوجود ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا علم ”عطائی (اللہ کریم کا عطا کیا ہوا)“ ہونے کی وجہ سے ”حادِث“ ہے اور اللہ پاک کا علم ”ذاتی و قدیم“۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا علم ہرگز ہرگز اللہ تعالٰی کے علم کے برابر نہیں۔(مقالاتِ کاظمی، 2/111 ملخصاً)

علمِ مصطفٰے کی تکمیل

یاد رہے! ہمارے پیارے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک علم میں نزولِ قراٰن کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا رہتا تھا آخِرکار قراٰنِ پاک کی تکمیل کے ساتھ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا علم بھی مکمل ہو گیا جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: فقیر نے قرآنِ عظیم کی آیاتِ قطعیہ سے ثابت کیا کہ قرآنِ عظیم نے 23 برس میں بتدریج نزولِ اِجلال فرما کر اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جَمِیْع مَاکَانَ وَمَایَکُوْن یعنی روزِ اوّل سے روزِ آخِر تک کی ہر شَے، ہر بات کا علم عطا فرمایا۔(فتاویٰ رضویہ، 29/512)

چند ضروری وضاحتیں

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علمِ غیب کے متعلق چند ضَروری باتیں ذِہن نشین فرمالیجئے، ان شاءَ اللہ عزوجل نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علمِ غیب سے متعلق شیطانی وسوسوں کا علاج ہو جائے گا۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں:

(1) بے شک غیرِ خدا کے لئے ایک ذَرّہ کا علم "ذاتی" نہیں اتنی بات "ضَروریاتِ دین" سے ہے اور اس کا مُنکِر (یعنی انکار کرنے والا) کافر ہے۔ (یعنی جو کوئی اللہ پاک کے بتائے بغیر غیرِ خدا کے لئے ایک ذرّے کا بھی علم مانے وہ مسلمان نہیں)

(2) بے شک غیرِ خدا کا علم اللہ تعالیٰ کی معلومات کا اِحاطہ نہیں کر سکتا، برابر ہونا تو دُور کی بات۔ تمام اَوّلین و آخِرین، اَنبیاء و مُرسَلین، ملائکہ و مُقرّبین سب کے عُلوم مل کر عُلومِ الٰہِیّہ سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو کروڑہا کروڑ سمندروں سے ایک ذرا سی بوند کے کروڑویں حصّے کو ہے کہ وہ تمام سمندر اور یہ بوند کا کروڑواں حصّہ دونوں "مُتَناہی (Limited)" ہیں (یعنی ان کی ایک انتہا ہے) اور "مُتناہی" کو "مُتناہی" سے نسبت ضَرور ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کے عُلوم "غیر مُتَناہی دَر غیر مُتناہی دَر غیر مُتناہی (Unlimited)" ہیں (یعنی ان کی کوئی انتہا ہے ہی

نہیں) اور مخلوق کے عُلوم اگرچہ عرش و فرش، مشرق و مغرب، روزِ اوّل تا روزِ آخِر جملہ کائنات کو محیط ہو جائیں پھر بھی "مُتَنَاہی(Limited)" ہیں کہ عرش و فرش دو حدیں(boundaries) ہیں، روزِ اوّل اور روزِ آخِر دو حدیں ہیں اور جو کچھ دو حدوں کے اندر ہو سب "مُتَنَاہی(Limited)" ہے

(3) بِالفعل غیرِ مُتَنَاہی کا عِلمِ تفصیلی مخلوق کو مل ہی نہیں سکتا تو جُملہ عُلومِ خَلق کو علمِ الٰہی سے اصلاً نسبت ہونی محالِ قطعی ہے نہ کہ مَعَاذَ اللہ تَوَہُّمِ مساوات۔

(یعنی جس بارِی تعالیٰ کے علم کی حقیقی طور پر کوئی حَد اور کِنارہ نہیں ہے اس کا سارے کا سارا علم مخلوق کو مل ہی نہیں سکتا، لہٰذا جب ساری مخلوق کے سارے عُلوم مل کر بھی اللہ پاک کے علم سے کسی طرح بھی نسبت نہیں رکھتے تو معاذاللہ انہیں اللہ پاک کے علم کے برابر ہونے کا وہم و گمان بھی کیسے ہو سکتا ہے!)

(4) اس پر اجماع ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دیئے سے انبیائے کرام علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو کثیر و وافِر غیبوں کا عِلم ہے یہ بھی ضَروریاتِ دین سے ہے جو اِس کا منکر ہو کافِر ہے کہ سِرے سے نبُوّت ہی کا منکر ہے

(5) اس پر بھی اجماع ہے کہ اس فضلِ جلیل میں مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا حصّہ تمام انبیاء علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور تمام جہان سے اَتَمّ (کامل ترین) اور اعظم (سب سے بڑا) ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے حبیبِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو اتنے غیبوں کا علم ہے جن کا شُمار اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/451،450 ملخصاً)

ایک ایمان افروز روایت

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: سورج ڈھلنے پر رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم باہر تشریف لائے، نمازِ ظہر ادا فرمائی، پھر منبر پر کھڑے ہو کر قِیامت کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس میں بڑے بڑے اُمور ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: جو کسی چیز کے بارے میں مجھ سے پوچھنا چاہتا ہو تو پوچھ لے اور تم مجھ سے جس کسی شے کے بارے میں سوال کرو گے میں تمہیں اسی جگہ بتا دوں گا۔ تو لوگ زار و قِطار رونے لگے۔ بہت زیادہ روئے اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ حضرت عبدُ اللہ بن حُذافہ سَہمی رضی اللہ تعالٰی عنہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: میرا باپ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہارا باپ حُذافہ ہے۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے گھٹنوں

کے بل کھڑے ہو کر عرض کی: ہم اللہ پاک کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خاموش ہو گئے، پھر فرمایا: ابھی مجھ پر جنّت اور جہنّم اس دیوار کے گوشے میں پیش کی گئیں، میں نے ایسی اچّھی اور بُری چیز نہیں دیکھی۔(بخاری،1/200،حدیث:540)

قراٰنِ پاک کی کئی آیاتِ مبارَکہ میں ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارَک علمِ غیب کا بیان موجود ہے چند آیات مُلاحَظہ فرمایئے اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیجئے: (1) ہمارا پیارا رب ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ (۱۷۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے۔(پ4،اٰل عمرٰن:179)

شانِ نُزول

امام شہابُ الدّین احمد بن علی المعروف ابنِ حجر عسقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نقل فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام سے فرمایا: میری اُمّت مجھ پر ایسے پیش کی گئی جیسے حضرتِ آدم علیہ السَّلام پر پیش کی گئی تھی تو میں نے جان لیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ یہ بات جب منافقین تک پہنچی تو انہوں نے کہا: مَعَاذَاللہ محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) گمان کرتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کون ان پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا حالانکہ ہم ان کے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں جانتے۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔(العجاب فی بیان الاسباب، 2/798) امام بَغَوی (سالِ وفات:510ھ)، امام سراجُ الدّین عمر حنبلی (سالِ وفات:775ھ)، امام محمد بن احمد شربینی (سالِ وفات: 977ھ) اور امام علاءُ الدّین علی بن محمد خازن رضوان اللہ تعالٰی علیہم اَجْمعین (سالِ وفات: 741ھ) نے کچھ الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مزید یوں بیان فرمایا ہے کہ: منافقوں کا اعتراض سُن کر ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم منبر پر کھڑے ہوئے، اللہ کریم کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم پر اعتراض کرتے ہیں:

لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمْ بِهِ

یعنی تمہارے اور قیامت کے درمیان جو کچھ بھی ہے تم مجھ سے ان میں سے جس کسی چیز کے بارے میں سُوال کروگے میں تمہیں اس کی خبر دوں گا۔

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن حُذَافہ سَہمی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کھڑے ہوکر کہا: مَنْ اَبِیْ یَا رَسُولَ اللہ؟ یعنی یا رسولَ اللہ! میرا والد کون ہے؟ ارشاد فرمایا: حُذافہ، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کی: یا رسولَ اللہ! صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، ہم اللہ پاک کے ربّ ہونے، اسلام کے دین ہونے، قراٰن کے امام و پیشوا ہونے اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہوئے، اللہ پاک آپ کے درجات بلند فرمائے ہمیں معاف فرما دیجئے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دو مرتبہ فرمایا: فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ تو کیا تم باز آئے، تو کیا تم باز آئے، پھر منبر سے نیچے تشریف لے آئے اس پر اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (خازن، پ4، اٰل عمرٰن، تحت الآیۃ:179، 1/328)

(2) ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علمِ غیب کا بیان قراٰنِ پاک کے پارہ پانچ میں یوں ہے:

﴿وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا﴿۱۱۳﴾﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔(پ5،النساء:113)

یہ آیتِ مبارَکہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عظیم مدح اور تعریف پر مشتمل ہے۔اللہ کریم نے اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور آپ کو دین کے اُمور، شریعت کے احکام اور غیب کے وہ تمام عُلوم عطا فرمادیئے جو آپ نہ جانتے تھے چنانچہ اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں امام ابو جعفر محمد بن جریر طَبری علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: مِنْ خَبَرِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ، وَمَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ، فَكُلُّ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللهِ عَلَيْكَ یعنی اللہ پاک نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اوّلین و آخِرین کی خبریں دیں اور جو کچھ ہو چکا اور جو ہو گا اس سب کا علم عطا فرمادیا اور یہ سب کچھ آپ پر آپ کے ربّ کا فضل ہے۔(تفسیر طبری،4/275)

یاد رہے

”مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ“ میں وہ سب کچھ داخل ہے جو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پہلے نہ جانتے تھے۔اسی آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر البحر

المحیط، 3/362، زاد المسیر فی علم التفسیر، جز ثانی، 1/118، اور روح المعانی، 3/187 میں اس کی تصریح اور وضاحت ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(3) اللہ ربّ العزّت ارشاد فرماتا ہے:

﴿اَلرَّحْمٰنُۙ(۱) عَلَّمَ الْقُرْاٰنَؕ(۲) خَلَقَ الْاِنْسَانَۙ(۳) عَلَّمَهُ الْبَیَانَ(۴)﴾

ترجمۂ کنزالایمان: رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔ مَاکَانَ وَمَایَکُوْن کا بیان اُنہیں سکھایا۔ (پ27، الرحمٰن: 1تا4)

اس آیت میں "انسان" اور "بیان" کے مِصداق کے بارے میں مفسّرین کے مختلف قول ہیں، تفسیرِ خازن میں ایک قول اس طرح ہے:

اَرَادَ بِالإِنسانِ مُحَمَّدًا صلّی اللہُ عَلَیہ وَسَلَّم یہاں انسان سے مراد محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں عَلَّمَهُ الْبَیَان یَعنی بَیَان مَا یَکُونُ وَمَا کَان لِأَنّه صلّی اللہ عَلَیهِ وَسَلَّم یُنبِئُ عَن خَبَرِ الأَوَّلِینَ وَالآخِرِینَ وَعَن یَومِ الدِّین یعنی "بیان" سے "مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ" یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ آئندہ ہو گا، کا بیان مراد ہے کیونکہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَوّلین و آخرین اور قیامت کے دن کی خبریں دیتے تھے۔ (خازن، الرحمٰن، تحت الآیۃ: 3-4، 4/208)

امام حسین بن مسعود بَغَوی (سالِ وفات: 510ھ) نے تفسیرِ معالمُ

التنزیل، 4 / 243 پر، امام عبد الرّحمٰن ابنِ جوزی (سالِ وفات: 597ھ) نے تفسیرِ زاد المسیر، جز اوّل، 4 / 304 پر، علامہ ثناء اللہ نقشبندی (سالِ وفات: 1225ھ) نے تفسیرِ مظہری، 9 / 123 پر، علامہ احمد صاوی (سالِ وفات: 1241ھ) نے تفسیرِ صاوی، 6 / 2074 پر اسی آیت کے تحت ہمارے پیارے نبی صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے لئے علمِ ما کان و ما یکون کا قول ذکر فرمایا ہے۔

(4) اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًاۙ(۲۶) اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًاۙ(۲۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلّط نہیں کرتا۔ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ ان کے آگے پیچھے پہرا مقرّر کر دیتا ہے۔ (پ29، الجن: 26-27)

(5) اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَمَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۚ(۲۴)﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (پ 30، التکویر: 24)

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرُود

احادیثِ مبارَکہ کی روشنی میں رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علمِ غیب کا بیان اگلے ماہ کے شمارے میں ملاحظہ کیجئے۔

علمِ غیب کی تعریف اور حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اللہ کریم کی بارگاہ سے علمِ غیب عطا ہونے کا بیان قراٰنِ پاک کی آیات کی روشنی میں گزشتہ شمارے[1] میں گزرا، آیئے! اب پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علمِ غیب کا بیان احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں پڑھئے اور اپنے دل و دماغ کو روشن و منوّر کیجئے چنانچہ

علمِ غیب کے چھ حروف کی نسبت سے چھ فرامینِ مصطفٰے

(1) امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے درمیان کھڑے تھے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں مخلوق کی پیدائش سے بتانا شروع کیا حتّٰی کہ جنّتی اپنی مَنازِل پر جنّت میں داخل ہوگئے اور جہنمی جہنم میں اپنے ٹھکانے پر پہنچ گئے۔ جس نے اس بیان کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا جو بھول گیا سو بھول گیا۔

[1] ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ جُمادی الاُخریٰ 1440ھ

(بخاری،2/375،حدیث:3192) حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضورِ انور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ وعظ فجر کی نماز سے مغرب کی نماز تک تھا۔ درمیان میں سِوا ظہر و عصر کی نماز کے اور کسی کام کے لئے وعظ شریف بند نہ فرمایا۔ دن بھر میں ابتدا سے انتہا تک بیان فرمادینا بھی حضورِ انور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا معجزہ ہے جیسے حضرت داؤد علیہ السَّلام گھوڑے پر زِین کَستے کَستے پوری زبور شریف پڑھ لیتے تھے۔ بعض روایات میں ہے کہ اس وعظ شریف میں پرندہ کا پر مارنا، قطرہ کا حرکت کرنا، ذرّہ کا جنبش فرمانا تک بیان فرمادیا، گزشتہ ماضی کے سارے حالات اور آئندہ مستقبل کا ایک ایک حال بیان کردیا۔ یہ ہے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا علمِ غیب کُلّی کی بڑی قوی دلیل اور یہ حدیث اِن آیات کی تفسیر ہے: ﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ﴾ یارب کا فرمان: ﴿وَیُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ﴾ مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے سارے غیب حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو بتائے حضور کو یاد بھی رہے، فرماتے ہیں: وَتَجَلّٰى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ پھر حضورِ انور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ سب کچھ صحابہ کو بتایا مگر ان میں سے کسی کو سارا یاد نہ رہا۔ یہ فرق ہے اُس تعلیم میں اور اِس تعلیم میں بعض کو زیادہ یاد رہا، بعض کو کم، بعض کو کچھ یاد نہ

رہا۔ غرضکہ رب نے اپنے محبوب کو سب کچھ سکھایا، حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے صحابہ کو سب کچھ وعظ میں بتایا جیسے حضرت آدم (علیہ السّلام) کو رب نے سارے نام سکھائے ﴿وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا﴾ اور حضرت آدم علیہ السّلام نے فرشتوں کو وہ سب نام سکھائے نہیں بلکہ بتائے ﴿فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ﴾ یہ فرق خیال میں رہے۔(مراۃ المناجیح، 7/563)

(2) حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب کو دیکھا، اس نے اپنا دستِ قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا، جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی، فَتَجَلّٰى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ یعنی اُسی وقت مجھ پر ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔(ترمذی، 5/160، حدیث:3246) ترمذی شریف اور دیگر کتبِ احادیث میں موجود الفاظ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (یعنی زمین و آسمانوں میں جو کچھ تھا وہ میں نے جان لیا) کے تحت محقّق علی الاطلاق، شیخ عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: كِنَايَةٌ عَنْ حُصُولِ جَمِيْعِ الْعُلُوم یعنی یہ تمام عُلُوم کے حُصُول سے کنایہ ہے۔(لمعات التنقیح، 2/478)

پیارے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مبارکہ میں موجود الفاظ "فَتَجَلّٰى لِي كُلُّ

شَیۡءٍ وَ عَرَفۡتُ" اور "فَعَلِمۡتُ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ" ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کُلّی علمِ غیب کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

کُلّی علمِ غیب کا مطلب

اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کُلّی علمِ غیب عطا فرمایا ہے۔ شیطان کہیں وسوسہ نہ ڈالے کہ اس کا تو مطلب ہے کہ اللہ کریم کا سارے کا سارا علم نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی حاصل ہے۔ اس شیطانی وسوسے کا رد کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام معلوماتِ الٰہیہ کا احاطہ کر لیا ہے کیونکہ یہ تو مخلوق کے لئے محال ہے۔(الدولۃ المکیہ، ص64) غزالیِ زماں حضرت علّامہ سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کی وضاحت یوں فرماتے ہیں: یاد رکھئے! جب آپ ہمارے کلام میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمِ اَقْدَس کے متعلق لفظ "کُل" دیکھیں تو اس سے کُل غیر متناہی (Unlimited) نہ سمجھیں بلکہ کُل مخلوقات (جو متناہی (Limited) ہے[2] اور اس کے علاوہ معرفتِ ذات و صفات کا علم

[2] غیر متناہی: نہ ختم ہونے والا۔ متناہی: ختم ہونے والا

کہ وہ بھی بالفعل متناہی (Limited) ہے ہماری مراد ہو گا، ورنہ علمِ الٰہی کی بہ نسبت حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ و سلَّم کے علم کو کُل نہیں کہتے کیونکہ علمِ الٰہی مُحِیْطُ الْکُل اور غیر متناہی (Unlimited) ہے۔ (مقالاتِ کاظمی، 117/2)

(3) حضرت سیّدنا عَمرو بن اَخْطَب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک دن نبیِّ کریم ﷺ نے نمازِ فجر سے غروبِ آفتاب تک خطبہ ارشاد فرمایا، درمیان میں ظہر و عصر کی نمازوں کے علاوہ کوئی کام نہ کیا۔ حضرت عَمرو بن اَخْطَب فرماتے ہیں: فَاَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ یعنی جو کچھ ہو چکا تھا اور قیامت تک جو کچھ ہونا تھا نبیِّ کریم ﷺ نے وہ سب کچھ بیان فرمادیا۔ ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جسے زیادہ یاد رہا۔ (مسلم، ص1184، حدیث:7267)

(4) حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صلح حدیبیہ سے واپسی پر ایک جگہ نبیِّ پاک ﷺ اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے اونٹ مُنْتَشِر ہو گئے، سب اپنے اپنے اونٹ واپس لے آئے لیکن نبیِّ پاک ﷺ کی اونٹنی نہ ملی، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: وہاں سے اونٹنی لے آؤ، تو میں نے اونٹنی کو اسی حال میں پکڑ لیا جیسا مجھ سے رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ (معجم کبیر، 225/10، حدیث:10548 مختصراً)

(5) حضرت سیّدُنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے (یہ کہتے جاتے تھے) اور اپنے ہاتھ کو زمین پر اِدھر اُدھر رکھتے تھے، پھر کوئی کافر حضور کی بتائی ہوئی جگہ سے ذرّہ برابر بھی اِدھر اُدھر نہیں مرا۔ (مسلم، ص759، حدیث:4621)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور کو یہ بھی معلوم تھا کہ کون کب اور کہاں مَرے گا۔

(6) حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اَشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایسے سوالات کئے گئے جو ناپسند تھے، جب زیادہ کئے گئے تو آپ ناراض ہوگئے، پھر لوگوں سے فرمایا: سَلُونِی عَمَّا شِئْتُمْ یعنی مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا: یَا رَسُولَ اللہِ مَنْ اَبِی یعنی یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اَبُوكَ حُذَافَةُ یعنی تمہارا باپ حُذافہ ہے۔ پھر دوسرے آدمی نے کھڑے ہوکر عرض کی: یا رسولَ اللہ! میرا باپ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: سالم مولیٰ شَیبہ تمہارا والد ہے۔ جب حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چہرۂ انور کی حالت دیکھی تو عرض کی: یا رسولَ اللہ! ہم اللہ پاک کی طرف توبہ کرتے ہیں۔ (بخاری، 1/51، حدیث:92)

اب علما و اولیا اور محدثینِ کرام کے اقوال و تصریحات کی روشنی میں مصطفےٰ کریم ﷺ کے ثبوتِ علمِ غیب کے نور سے اپنے دِل و دِماغ کو پُر نور کیجئے چنانچہ حضرت سیّدُنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم ﷺ نے ہم سے اس حال میں مُفارَقت (جدائی) فرمائی کہ کوئی پرندہ ایسا نہیں کہ اپنے پروں کو ہِلائے مگر آپ ﷺ نے ہم سے اس کا بھی بیان فرما دیا۔ (معجم کبیر، 2/155، حدیث: 1647)

❀ شارحِ بخاری امام احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 923ھ) اس کے تحت فرماتے ہیں:

لا شك ان اللّٰه تعالٰی قد اطلعه علٰی ازید من ذٰلك والقٰی علیه علم الاولین والاٰخرین

یعنی کچھ شک نہیں کہ بِلاشُبہ اللہ پاک نے اس سے بھی زائد حضور کو علم دیا اور تمام اگلے پچھلوں کا علم حضور پر اِلقا فرمایا۔ (مواھب اللدنیہ، 3/95)

❀ حضرت شیخ عبدُالحق مُحدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 1052ھ) فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السّلام کے زمانہ سے صور پھونکنے تک جو کچھ دنیا میں ہے سب ہمارے نبی ﷺ پر ظاہر فرما دیا گیا، یہاں تک کہ تمام احوال اوّل سے

آخِر تک کا حضور کو معلوم ہوا اور حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے اصحاب کو اس میں سے بعض کی خبر دی۔ (مدارج النبوۃ، جز:1، 1/144)

❀ امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ (وفات:840ھ) قصیدہ بُردہ شریف میں عرض کرتے ہیں:

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یعنی یا رسولَ اللہ! دنیا و آخِرت دونوں آپ کی بخشش و عطا سے ایک حصہ ہیں اور لوح و قلم کا علم (جس میں تمام ماکان ومایکون ہے) آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے علوم میں سے ایک ٹکڑا ہے۔

❀ علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (وفات:1014ھ) اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

كون علمهما من علومه صلَّى الله عليه وسلم ان علومه تتنوع الى الكليات والجزئيات وحقائق ودقائق وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمهما انما يكون سطرا من سطور علمه ونهراً من بحور علمه ثم مع هذا هو من بركة وجوده

یعنی لوح و قلم کا علم علومِ نبی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم سے ایک ٹکڑا اس لئے ہے کہ حضور کے علوم کی متعدد انواع ہیں۔ کلیات، جزئیات، حقائق، دقائق، عوارف اور معارف کہ ذات و صفاتِ الٰہی سے متعلق ہیں اور لوح و قلم کا علم تو حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے علم کی سطروں میں سے ایک سطر اور اس کے سمندروں سے ایک نہر ہے پھر بایں ہمہ وہ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم ہی کی برکت و جود سے تو ہے۔(الزبدۃ فی شرح البردۃ، ص458)

❀ امام احمد بن محمد المعروف ابنِ حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:974ھ) فرماتے ہیں:

ان اللہ تعالیٰ اطلعه لیلة الاسراء علی جمیع ما فی اللوح المحفوظ،وزادہ علوما آخر کالاسرار المتعلقة بذاته سبحانه وتعالیٰ وصفاته

یعنی اللہ پاک نے معراج کی رات ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وہ سارے علوم عطا فرما دیئے تھے جو لوحِ محفوظ میں ہیں نیز اس کے علاوہ اور بھی علوم عطا فرمائے جیسے اللہ پاک کی ذات و صفات کے بارے میں اسرار کا علم۔(العمدۃ فی شرح البردۃ، ص669)

❀ علّامہ ابراہیم بن محمد باجوری رحمۃ اللہ علیہ (وفات:1277ھ) فرماتے ہیں:

انہ صلّی اللہ علیہ وسلّم **لم یخرج من الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالیٰ بھذہ الامور (الخمسة)**

یعنی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دنیا سے اُس وقت تک تشریف نہ لے گئے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ان عُلومِ خمسہ (پانچ غیبوں یعنی قیامت کا علم، بارش کا وقت، حمل میں کیا ہے اور کوئی آدمی کل کو کیا کرے گا اور کہاں مَرے گا) کا علم عطا نہ فرما دیا۔ (حاشیۃ الباجوری علی البردۃ، ص92)

❀ حضرت علّامہ محمد بن عبداللہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 1331ھ) فرماتے ہیں:

والحق ان اللہ سبحانہ و تعالیٰ لم یقبض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم **حتی اطلعہ علی کل ماابھمہ علیہ الا انہ امربکتم البعض والاعلام بالبعض**

یعنی حق یہ ہے کہ اللہ پاک نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے پہلے پہلے ہر اس چیز کا علم عطا فرما دیا تھا جو آپ سے پوشیدہ تھا مگر بعض باتوں کو پوشیدہ رکھنے اور بعض کو ظاہر کرنے کا حکم فرمایا۔ (الجواھر اللؤلؤیۃ فی شرح اربعین النوویۃ، ص:48)

❀ امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:1122ھ) فرماتے ہیں: ہمارے نبیِّ مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں (مزید فرماتے ہیں: قراٰنِ پاک میں) جہاں (علمِ غیب کی) نفی ہے وہ

علمِ ذاتی کی ہے جو بے واسطہ ہوتا ہے لیکن حضرت سیّدِ عالَم ﷺ کا باعلامِ الٰہی مطلع ہونا (یعنی اللہ پاک کے بتانے سے غیب جاننا اس آیتِ مُبارکہ)

﴿اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ﴾ سے ثابت ہے۔(زرقانی علی المواھب، 10/112)

❀ مُفسّرِ قراٰن حضرت علّامہ سلیمان جمل رحمۃ اللہ علیہ (وفات:1204ھ)

فرماتے ہیں: ہمارے آقا ﷺ کا علمِ عظیم انسانوں، جنّوں اور فرشتوں سب کے عُلوم سے وسیع ہے کیونکہ اللہ نے آپ کو تمام عالَم پر مطلع فرمایا ہے علومِ اَوَّلین و آخِرین، ومَا کَانَ ومَا یَکُوْن (جو ہو چکا اور جو ہو گا ان تمام باتوں کا علم اور اگلے پچھلے لوگوں کے تمام عُلوم) مَرحَمت فرمائے اور آپ کا تو عُلومِ قراٰن کا ہی عالِم ہونا بہت کافی ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے کتاب میں کوئی چیز نہ چھوڑی۔(فتوحاتِ احمدیہ، ص53)

❀ صاحبِ تفسیرِ روحُ البیان علّامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:1127ھ) فرماتے ہیں:

معنی شهادة الرسول علیهم اطلاعه علی رتبة کل متدین بدینه وحقیقته التی هو علیها من دینه وحجابه الذی هو به محجوب عن کمال دینه فهو یعرف ذنوبهم وحقیقة ایمانهم واعمالهم وحسناتهم وسیآتهم واخلاصهم ونفاقهم وغیر ذلك بنور الحق

یعنی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مسلمانوں پر گواہی دینے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہر دین دار شخص کے دِین میں رتبے کو اور دِین میں اس کی ترقی میں حائل رکاوٹ کو جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کے گناہوں، ان کے ایمان کی حقیقت، اچّھے بُرے اعمال، اخلاص و نفاق اور دیگر باتوں کو حق کے نور کے ذریعے جانتے ہیں۔ (روح البیان، 1/248 ملخصًا)

❀ حُجَّةُ الاسلام حضرت سیّدُنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:505ھ) فرماتے ہیں:

ان له صفة بها يدرك ما سيكون في الغيب اما في اليقظة او في المنام اذ بها يطالع اللوح المحفوظ فيرى ما فيه من الغيب

یعنی انبیائے کِرام علیہمُ السّلام کو اللہ کی طرف سے ایک ایسی صِفَت عطا ہوتی ہے جس کے ذریعے خواب یا بیداری کے عالَم میں یہ عُلُومِ غیبیہ جان لیتے ہیں، اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اس خداداد صِفَت کی بدولت یہ حضرات لوحِ محفوظ کا مُطالعہ فرماتے ہیں اور اس میں موجود غیبی عُلوم ان پر مُنکَشف ہو جاتے ہیں۔ (احیاء العلوم، 4/240)

❀ علّامہ شیخ احمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 1241ھ) فرماتے ہیں:

ان رسول الله لم ينتقل من الدنيا حتى اعلمه الله بجميع المغيبات التي

تحصل فی الدنیا والآخرۃ، فھو یعلمھا کما ھی عین یقین، لما ورد: "رفعت لی الدنیا فانا انظر فیھا کما انظر الی کفی ھذہ"، وورد انه اطلع علی الجنة وما فیھا، والنار وما فیھا، وغیر ذلك مما تواترت به الاخبار، ولكن امر بكتمان البعض

یعنی بیشک رسولُ اللہ ﷺ اس وقت تک دنیا سے تشریف نہ لے گئے جب تک کہ اللہ پاک نے آپ ﷺ کو دنیا و آخرت کے تمام غیبوں پر مطلع نہ فرمادیا، نبیِّ پاک ﷺ تمام غیب ایسے جانتے تھے جیسے آنکھوں دیکھی ہوں جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: میرے لئے دنیا کو اٹھا لیا گیا تو میں نے اس میں ایسے دیکھا جیسے اپنی اِس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ نبیِّ اکرم ﷺ کو جنّت و دوزخ اور اُن میں موجود چیزوں پر مُطّلع فرمایا گیا، اس کے علاوہ دیگر اُمور کے بارے میں مُتواتر روایات آئی ہیں مگر ان میں سے بعض چیزوں کے چھپانے کا حکم دیا گیا۔ (تفسیرِ صاوی، 1/733)

❀ غوثِ زماں حضرت سیّدُنا عبد العزیز دَبّاغ حسنی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 1132ھ) فرماتے ہیں:

ھو صلَّی اللہ علیه وسلَّم لا یخفی علیه شیء من الخمس المذکورۃ فی الاٰیة الشریفة وکیف یخفی علیه ذالك والاقطاب السبعة من امته الشریفة

یعلمونھا وھم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف بسید الاولین والاٰخرین الذی ھو سبب کل شیء ومنہ کل شیٔ

یعنی آیۂ کریمہ میں مذکور پانچ چیزوں (یعنی قیامت کا علم، بارش کا وقت، حمل میں کیا ہے اور کوئی آدمی کل کو کیا کرے گا اور کہاں مَرے گا) میں سے نبیِّ کریم ﷺ پر کچھ بھی پوشیدہ نہیں اور یہ چیزیں حضور ﷺ پر کیسے مخفی رہ سکتی ہیں؟ حالانکہ حضور ﷺ کی شرف والی اُمّت کے سات قطب وہ ہیں جو اِن چیزوں کو جانتے ہیں جبکہ وہ غوث بھی نہیں پھر غوث کا کیا عالَم ہوگا؟ پھر اولین و آخرین کے سردار ﷺ کا کیا کہنا جو ہر چیز کا وسیلہ ہیں اور ہر چیز انہی کے وسیلے سے ہے۔(ابریز، 2/310)

ہمارے پیارے نبی ﷺ کے علمِ غیب کے مُتعلّق تفصیلی معلومات کے لئے ان کُتُب ورَسائل کا مُطالعہ بے حد مفید ہے:

(1) خَالِصُ الِاعْتِقَاد (علمِ غیب سے متعلق 120 دلائل پر مشتمل ایک عظیم کتاب)

(2) اِنْبَاءُ الْمُصْطَفٰی بِحَالِ سِرٍّ وَّاَخْفٰی (حضورِ اقدس ﷺ کو مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ کا علم دیئے جانے کا ثبوت)

(3) اِزَاحَةُ الْعَیْبِ بِسَیْفِ الْغَیْبِ (علمِ غیب کے مسئلے سے مُتعلّق دلائل اور بدمذہبوں کا رد) (از: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ، مذکورہ تینوں رسائل پڑھنے کیلئے فتاویٰ رضویہ جلد 29 ملاحظہ فرمایئے)

(4) اَلْکَلِمَةُ الْعُلْیَا (از: صدرُ الافاضل مولانا نعیمُ الدّین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ) اور

(5) جاءَ الحق (از: حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ)
اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سچی محبّت عطا فرمائے۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اے ہمارے پیارے اللہ پاک! ہمیں اپنے ان محبوب بندوں جیسے عقائد و اعمال اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما اور عظمت و شانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے معاملے میں ہر قسم کے شیطانی وسوسوں سے نجات عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل
(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)
https://wa.me/923208324094

کتاب کے ساتھ ملنے والے 50 تحقیقی کورسز کی فہرست

(1). مصنف و محقق بننے والوں کے لیے سیکھنے کی 56 اہم باتیں

(2). اصناف واسالیب تحریر کورس

(3). لکھنے سے پہلے سیکھنے والے 20 اہم کام

(4). مضمون نویسی و تخریج کورس

(5). مائیکروسافٹ ورڈ کورس (کمپوزنگ سے پرنٹنگ تک تمام مراحل)

(6). المکتبۃ الشاملۃ (کمپیوٹر اینڈ موبائل، مکمل انسٹالیشن واستعمال)

(7). "المکتبۃ الشاملۃ سے تحریر و تصنیف کے آئیڈیاز"

(8). "تحریر و تصنیف کی منصوبہ بندی"

(9). فن تخریج حدیث (حدیث تلاش کرنے کے 12 پروفیشنل طریقے)

(10). تحریر و تصنیف میں معاون ٹیکنالوجی کورس

(11). سیرت نگاری کے میدانات ورجحانات اور سیرت کے 600 عنوانات مع خاکہ

(12). اربعین نویسی کورس (150 سے زائد اربعینات مرتب کرنے کا آسان طریقہ)

(13). کتابوں، پی ڈی ایف، مخطوطہ جات اور یونیکوڈ کی تلاش

(14). فن حاشیہ نگاری و تحقیق و تخریج کورس (ایک کتاب کی تخریج کا پریکٹیکل)
(15). مقالہ نگاری کورس (انتخابِ عنوان سے تکمیل مقالہ تک کی تفصیلی تربیت)
(16). تیس روزہ فہم و تدبر قرآن پریکٹیکل کورس
(17). فہم و تدبر حدیث کورس
(18). فنّ اشاریہ سازی کورس مع اشاریہ بنانے کی تفصیلی تربیت
(19). تحقیق و تصنیف میں معاون ضروری انسٹالیشن
(20). اہل مدارس کی مستقبل کی پلاننگ
(21). درسِ قرآن کیسے اور کہاں سے دیں؟ 13 طریقے مع مواد
(22). فنّ تخلیق موضوع
(23). مضمون / کتاب کیسے لکھیں؟
(24). فنّ کتابیات
(25). مختلف علوم و فنون میں کتابیں لکھنے کے منصوبے
(26). علمی و تکنیکی نشست
(27). مقالات و مضامین کی خاکہ سازی (ابواب و فصول بنانا)
(28). مصادرِ علومِ اسلامیہ

(29). علومِ اسلامیہ میں مضمون نگاری

(30). "مطالعہ" کے مفید طریقے اور اہداف مع تحقیقی منصوبے

(31). بلاگنگ اینڈ آرٹیکل رائٹنگ کورس

(32). موبائل میں تحقیق و تصنیف کیسے کریں؟

(33). موسوعات وانسائیکلوپیڈیاز، تعارف اور بنانے کے طریقے

(34). تحریری کاموں پر فری مشاورتی نشست

(35). رائٹنگ پلاننگ کورس

(36). مادر علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(37). فن اختصار سازی اور اس کے 25 اہم منصوبے مع پریکٹیکل ٹریننگ

(38). مادر علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(39). درسِ سیرت کیسے دیں؟ مع سیرت نگاری وقت کی اہم ضرورت

(40). فقہ حنفی تعارف و دفاعِ امامِ اعظم (موسوعات، کتابیات اور اہم منصوبے)

(41). مبادیاتِ سیرت مع سیرت نگاری کا آغاز وارتقاء

(42). "مصادر سیرت کورس"

(43). "فن تخلیق عنوانات سیرت کورس"

(44). "عقیدہ ختم نبوت اور تحقیقی منصوبے"

(45). "مطالعہ سیرت کے لیے معاون کتب"

(46). "کتابیات سیرت کورس"

(47). "مقاصد تصانیف مع 1521 مجوزہ عنواناتِ سیرت"

(48). "کتب و مقالاتِ سیرت کا حصول"

(49). "تحقیق و تصنیف کیسے سیکھیں؟"

(50). "مناہج تحقیق کی آسان تفہیم"